السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ہماری بستی میں دو جماعتیں ہیں۔ جن میں سے ہر ایک راہ صواب پر ہونے کی مدعی ہے ان میں سے ایک جماعت نماز ختم ہونے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی طور پر یوں دعاء کرتی ہے کہ :

اللھم صلی علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما

اوراس طرح ایک اور دعا بھی پڑھتے ہیں جسے دعا فاتحہ کہا جاتا ہے جبکہ دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد ہم اس طرح نہیں کریں گے جس طرح پہلی جماعت نے کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم جب پہلی جماعت سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ اجتماعی دعا کمال نماز ہے۔ اور یہ دعاء ہی تو ہے۔ اس میں سوائے خیر و بھلائی کے اور کچھ نہیں لیکن دوسری جماعت اس کے بارے میں کہتی ہے۔ کہ یہ بدعت ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں ہے اور یہ جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد

((من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھورد)) سے بھی اپنے موقف کی تائید میں استدلال کرتی ہے۔۔۔ ہم نوجوان پریشان ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون سی جماعت راہ راست پر ہے۔ لہذا آپ سے اے برادران! مطالبہ یہ ہے کہ واضح فرمائیں کہ ان میں سے کون سی جماعت راہ راست پر ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک ہی آواز میں اجتماعی دعا کے بارے میں ہمیں کوئی ایسی دلیل معلوم نہیں جو اس کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہو۔ اس سلسلے میں بحوث العلمیہ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کی طرف سے پہلے ایک فتویٰ صادر ہو چکا ہے جو کہ حسب ذیل ہے۔ :

''فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا سنت نہیں ہے۔ خواہ اکیلا امام دعا کرے یا مقتدی دونوں مل کر بلکہ یہ بدعت ہے۔ کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے۔ ہاتھ اٹھائے بغیر دعاء کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ بعض احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص416

محدث فتویٰ